شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام المشائخ، ابو البرکات، آل رحمٰن

مفتیٔ اعظم

الشاہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ

از افادات

مخدوم اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مرد مومن، مرد حق

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری علیہ الرحمہ

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

0092 303 2886671

/makhtarraza1011

وارث علوم اعلیٰ حضرت، نبیرۂ حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم ہند، جگر گوشہ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی الشاہ **محمد اختر رضا خان قادری ازہری** رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام کی تصنیفات اور
حیات و خدمات کے مطالعہ کے لئے وزٹ کریں

Waris e Uloom e Alahazrat, Nabirah e Hujjat ul Islam, Janasheen e Mufti e Azam Hind, Jigar Gosha e Mufassir e Azam Hind, Shaikh ul Islam Wal Muslimeen, Qazi ul Quzzat, Taj ush Shariah Mufti

Muhammad Akhtar Raza Khan

Qadiri Azhari Rahmatullahi Alihi

Or Khaanwada e Alahazrat k Deegar Ulama e Kiram Ki Tasneefat Or Hayaat o Khidmaat k Mutaluah k Liyae Visit Karen.

To discover about writings, services and relical life of the sacred heir of Imam Ahmed Raza, the grandson of Hujut-ul-Islam, the successor of Grand Mufti of India, his Holiness, Tajush-Shariah, Mufti

Muhammd Akhter Raza Khan

Qadri Azhari Rahmatullahi Alihi

the Chief Islamic Justice of India, and other Scholars and Imams of golden Razavi ancestry, visit

www.muftiakhtarrazakhan.com

Taaj-al-Shari'ah Foundation, Karachi, Pakistan.

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

0092 303 2886671 /makhtarraza1011

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلماً　　　نحن عباد محمد صلی علیہ وسلماً

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام المشائخ، ابو البرکات، آل رحمٰن

مفتیٔ اعظم

الشاہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ

از افادات

مخدومِ اہلسنت، آبروئے سنیت، خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مردِ مومن، مردِ حق

حضرت علامہ سید **شاہ تراب الحق قادری** رضوی نوری علیہ الرحمہ

آن لائن پیشکش

تاج الشریعہ فاؤنڈیشن

www.muftiakhtarrazakhan.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

چودھویں صدی کے مجدد، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اور ان کے اہل خاندان نے دین ومذہب کی جو بے مثال خدمات انجام دیں ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی نے اپنی پینسٹھ ۶۵ سالہ حیات مبارکہ میں متعدد علوم وفنون کے دریا بہائے اور نہ صرف برصغیر پاک وہند بلکہ دنیا بھر میں علم وفن کے میدان میں ایک نئی تاریخ رقم کی۔ جس کا اعتراف عرب وعجم کے علماء نے بڑے شاندار الفاظ میں کیا۔ کسی نے امام المحدثین کسی نے فقیہ اعظم کسی نے مجدد اعظم اور کسی نے آپ کی عظیم ہستی کو رسول اللہ ﷺ کا معجزہ قرار دیا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت علیہ الرحمہ نے اپنے دونوں شہزادوں حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں اور مفتی اعظم ہند مولانا شاہ محمد مصطفی رضا خان علیہما الرحمہ کی ایسی تربیت فرمائی کہ ان دونوں حضرات کے ہم عصر علماء وا کابر کو ان کے علم وعمل، تقویٰ وپرہیز گاری اور ولایت وروحانیت کا اعتراف کرنا پڑا۔

مسلمانوں کی رہنمائی اور فتویٰ نویسی اعلیٰ حضرت کے خاندان کا وطیرہ رہی ہے اور تفقہ فی الدین گویا ان کا خاندانی ورثہ ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

”بحمد اللہ تعالیٰ حضرت جد امجد (مولانا رضا علی خان ۱۲۸۶ھ/ ۶۶-۱۸۶۵) قدس سرہ العزیز کے وقت سے اس ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۸ء تک دروازے سے فتوے جاری ہوئے، اکیانوے (۹۱) برس اور خود فقیر غفرلہ کے قلم سے فتوے نکلتے ہوئے بعونہ تعالیٰ اکیاون ۵۱ برس ہونے کو آئے یعنی اس صفر کی ۱۴ تاریخ کو پچاس ۵۰ برس چھ مہینے گزرے۔ اس نو کم سو برس میں کتنے فتویٰ لکھے گئے، بارہ مجلدات تو صرف اس فقیر کے فتاویٰ کے ہیں“۔

اس خاندانی سلسلہ فتویٰ نویسی کو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے اس بہتر انداز میں جاری رکھا اور علم وفن کے وہ جوہر دکھائے، کہ معاصر واکابر ہر ایک نے آپ کو مفتی اعظم کہا۔ تقریباً 74 سال آپ نے فتویٰ لکھے یوں تقریباً 150 سال سے زائد عرصہ فتویٰ نویسی کا گراں قدر فریضہ آپ کے خاندان نے انجام

دیا،اورآج بھی الحمدللہ یہ سلسلہ آپ کے جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضاخاں از ہری مدظلہ العالی کے ذریعہ جاری وساری ہے۔

ولادت:

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی ولادت ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/ ۷ جولائی ۱۸۹۳ء بروز جمعہ بوقت صبح صادق بریلی شریف میں ہوئی، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ اسوقت اپنے پیر ومرشد حضرت علامہ سید شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ کے آستانہ عالیہ مارہرہ مقدسہ میں قیام پذیر تھے، حضرت آل رسول مارہروی کے جانشین حضرت علامہ سید شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ نے فرمایا:

"مولانا! بریلی میں آپ کے یہاں صاحبزادے کی ولادت ہوئی ہے مجھے خواب میں بتایا گیا ہے، میں بریلی آیا تو اس بچہ کو ضرور دیکھوں گا وہ بڑا ہی فیروز بخت اور مبارک بچہ ہے"۔

جب اعلیٰ حضرت بریلی شریف واپس آئے تو معلوم ہوا کہ حضور مفتی اعظم کی ولادت ہوئی ہے، اعلیٰ حضرت نے آپ کا نام محمد اور عرفیت مصطفی رضا تجویز فرمائی، جبکہ حضرت نوری میاں نے آل رحمن ابوالبرکات محی الدین جیلانی رکھا۔ اورفن شاعری میں آپ نے نوری تخلص پسند فرمایا۔ جبکہ آپ کے معاصرین اوراکابر واصاغر نے تاجدارِ اہلسنّت اور مفتی اعظم ہند کہا۔

جس وقت آپ کی عمر چھ سال ہوئی۔ اسوقت حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ بریلی شریف تشریف لائے تو آپ نے حضور مفتی اعظم کو بیعت بھی فرمایااور جملہ سلاسل میں اجازت وخلافت بھی عطافرمائی۔

چارسال چارہ ماہ اور چاردن کی عمر میں رسم تسمیہ خوانی خود اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت نے ادا فرمائی۔ تین سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل فرمایا، جبکہ ۱۸ سال کی عمر میں جملہ علوم وفنون کی تکمیل فرمائی آپ کے اساتذہ میں اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت، آپ کے برادر اکبر حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضاخاں مولانا رحم الٰہی، مولانا سید بشیر احمد علی گڑھی، اور مولانا ظہورالحسین رامپوری علیہم الرحمہ شامل ہیں۔ جن علوم وفنون میں آپ نے مہارت حاصل کی ان کی تعداد ۳۹ ہے وہ علوم مندرجہ ذیل ہیں۔

۱......علم قرآن	۲......علم حدیث	۳......اصول الحدیث

۴......فقہ حنفی
۵......جملہ کتب فقہ متداولہ مذاہب اربعہ
۶......اصولِ فقہ
۷......علم تفسیر
۸......علم العقائد والکلام،
۹......علم نحو،
۱۰......علم صرف
۱۱......علم معانی
۱۲......علم بیان
۱۳......علم بدیع
۱۴......علم منطق
۱۵......علم مناظرہ
۱۶......علم فلسفہ
۱۷......علم حساب
۱۸......علم ہندسہ
۱۹......اسماء الرجال
۲۰......علم سِیَر
۲۱......علم تاریخ
۲۲......علم لُغت
۲۳......ادب
۲۴......علم توقیت
۲۵......علم الفرائض
۲۶......نظم عربی،
۲۷......نظم فارسی
۲۸......نظم ہندی
۲۹......انشاء نثر عربی
۳۰......انشاء نثر فارسی
۳۱......انشاء نثر ہندی
۳۲......خط نستعلیق
۳۳......تلاوت مع تجوید
۳۴......علم عروض
۳۵......علم قوافی
۳۶......زیچات
۳۷......ہیئت
۳۸......علم تکسیر
۳۹......علم تصوف اورسلوک کی تعلیم۔

۱۳۲۸ھ/۱۹۱۱ء،۱۸ سال کی عمر میں آپ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے، آپ کے چچا حضرت محمد رضا خانصاحب کی صاحبزادی سے آپ کا نکاح ہوا۔آپ کے یہاں ایک صاحبزادے اور چھ صاحبزادیوں کی ولادت ہوئی جن میں سے صاحبزادے کا بچپن ہی میں انتقال ہو گیا تھا۔

فتویٰ نویسی:

فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۳۲۸ھ بعمر ۱۸ برس آپ نے پہلا فتویٰ مسئلہ رضاعت پر تحریر فرمایا، اعلیٰ حضرت نے جب ملاحظہ فرمایا تو خوش ہوئے اور خود ہی مہر بنا عطا فرمائی۔

حضور مفتی اعظم کی خدمت میں گیارہ سال فتویٰ نویسی کرنے والے حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ!!!

”ذہین سے ذہین علماء برسہا برس تک مشاق کرنے اور ماہر فن مفتی سے اصلاح لینے کے بعد اس پر قادر ہوتے ہیں کہ وہ ایک مکمل فتویٰ لکھیں، مگر جوبات ذہین، فطین، ذکی علماء کو برسہا برس

میں تنقید، اصلاح اور ہدایت کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ حضرت مفتی اعظم کو پہلے ہی دن حاصل تھی"۔

کم عمری ہی میں آپ کا فتویٰ اتنا پختہ اور جامع اور مانع ہوتا کہ اعلیٰ حضرات نے اس کم عمری ہی میں آپ کو دارالقضاء کا مفتی مقرر فرمادیا تھا، چنانچہ خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ:

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے بعض عقیدت منداور ذی اثر حضرات کی عرض پر بریلی شریف میں دارالقضاء قائم کیا۔ دارالقضاء شرعی کے لئے قاضی شرع اور قاضی شرع کو شرعی احکام واعانت کے لئے مفتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایک دن صبح تقریبا نو بجے اعلیٰ حضرت مکان سے باہر تشریف لائے اور تخت پر ایک قالین بچھانے کا حکم فرمایا۔ ہم سب حیرت زدہ تھے کہ حضور یہ اہتمام کس کے لئے فرمارہے ہیں۔ پھر حضور امام اہلسنّت ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور حضرت صدرالشریعہ مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آج بریلی شریف میں دارالقضاء شرعی کے قیام کی بنیاد رکھتا ہوں اور انہیں اپنی طرف بلا کران کا داہنا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیکر قالین پر انہیں بٹھا کر فرمایا" میں آپ کو ہندوستان کے لئے قاضی شرع مقرر کرتا ہوں۔ مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے کوئی مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضی ہی کرسکتا ہے، وہ قاضی شرع کا اختیار آپ کے ذمہ ہے۔ پھر دعا پڑھ کر کچھ کلمات فرمائے جن کا اقرار حضرت صدرالشریعہ قبلہ علیہ الرحمہ نے کیا اس کے بعد حضور نے اس خادم برہان کو بلایا اور اپنے دستِ مبارک میں میرا داہنا ہاتھ لے کر اسی مسند پر صدرالشریعہ کے متصل بٹھا کر مجھ سے فرمایا۔ میں نے تمہارے فتوے دیکھے۔ افتا کے لئے تمہارے دماغ کو بہت مستعد پایا ہے۔ میں تمہیں مسند افتا پر بٹھا کر دارالقضاء شرعی کے لئے مفتی مقرر کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے ہاتھ کو اپنے دست مبارک میں لے کر میرے پہلو میں بٹھایا اور یہی کلمات جو مجھ سے فرمائے تھے، ان سے فرما کر ہم دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دارالقضاء شرعی کے لئے قاضی شرع مولانا امجد علی کو اور آپ دونوں کو ان کی اعانت اور فتویٰ دینے کی اجازت دیتا ہوں۔ آج سے تم دونوں ہندوستان کے لئے دارالقضاء شرعی مرکز بریلی شریف میں مفتی شرع کی حیثیت سے مقرر کئے جاتے ہو۔ ہم دونوں سے کچھ کلمات ارشاد فرمائے اور ہم دونوں نے اس سعادت عظیم پر سر نیاز خم کردیا اور اٹھ کر ہم نے حضرت کی

قدم بوسی کی ۔اعلیٰ حضرت نے دست مبارک اٹھا کر بہت دیر تک دعافرمائی۔‘‘
اس دارالقضاء سے متعلق مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

’’اس دارالقضاء میں اگر چہ حضرت مفتی اعظم ہند حضرت صدرالشریعہ کے ماتحت تھے مگر غور کرلیجئے کہ دارالقضاء کوئی معمولی دارالقضاء نہ تھا۔ پورے متحدہ ہندوستان کا سب سے بڑا مرکزی دارالقضاء تھا،جسے سپریم کورٹ کہہ لیجئے اور اس دارالقضاء میں مفتی کی حیثیت وہی تھی جو کسی بینچ کے چند ججوں کی ہوتی ہے ۔ایک نوعمر نوجوان کو سپریم کورٹ کی بینچ کے ججوں میں شامل کرنا اتنا بڑا اعزاز ہے کہ کہنہ مشقوں کو بھی شاید باید نصیب ہوتا ہے ۔اس نوعمری میں سب سے بڑے دارالقضاء کا رکن بننا ہی اس کی دلیل ہے کہ ایک دن آئے گا کہ یہ نوعمر پوری دنیا کے علماء میں وہ حیثیت حاصل کرلے گا کہ اس کی حیثیت عالمی سپریم کورٹ کے اعلیٰ جج کی ہو جائے گی اور دنیا نے چشم سر سے دیکھا کہ حضرت مفتی اعظم ہند اپنے عہد میں پوری دنیائے سنیت کے صرف قاضی القضاء ہی نہ تھے بلکہ روحانی شہنشاہ تھے۔‘‘

یہی مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں کہ:

’’میں گیارہ برس تین ماہ خدمت میں رہا اس درمیان ۲۴ ہزار مسائل لکھے جن میں کم ازکم دس ہزار فتاویٰ وہ ہیں جن پر حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی تصدیق و تصحیح ہے ۔میں گھسا پٹا نہیں بہت سوچ سمجھ کر جانچ تول کر مسئلہ لکھتا۔مگر واہ رے مفتی اعظم!اگر ذرا بھی غلطی ہے یا لوچ ہے یا بے ربطی ہے یا تعبیر غیر مناسب ہے یا سوال کے ماحول کے مطابق جواب میں کمی بیشی ہے یا کہیں سے کوئی غلط فہمی کا ذرا بھی اندیشہ ہے تو فوراً اس پر تنبیہ فرماتے اور مناسب اصلاح ۔تنقید آسان ہے مگر اصلاح دشوار۔مگر ستر سالہ حضور مفتی اعظم کا دماغ اور علم ایسا جوان تھا کہ تنقید کے بعد فوراً اصلاح فرماتے اور ایسی اصلاح کہ پھر قلم ٹوٹ کر رہ جاتا۔ بار ہا ایسا ہوتا کہ حکم کی تائید میں کوئی عبارت نہ ملتی تو میں اپنی صواب دید سے حکم لکھ دیتا کبھی دور دراز کی عبارت سے تائید لاتا مگر مفتی اعظم ان کتابوں کی عبارتیں جو دارالافتاء میں نہ تھیں زبانی لکھوا دیتے میں حیران رہ جاتا۔ یا اللہ کبھی کتاب کا مطالعہ کرتے نہیں یہ عبارتیں زبانی کیسے یاد ہیں۔‘‘

یوں تو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا ہر فتویٰ دلائل و براہین سے مزین ہوتا تھا، صرف ایک فتویٰ مبارکہ کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے قارئین کی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا، حضور مفتی اعظم ہند کی نظر کامل کا بھی پتہ چلے گا اور اس مسئلہ میں عام طور پر جو سنگین غلطی ہوتی ہے اس سے بھی بچا جاسکے گا۔

مسئلہ: زید ایک کافرہ کو جامع مسجد میں امام مسجد کی خدمت میں جو مولوی اور مفتی بھی ہیں مسلمان کرنے کی غرض سے لایا اور مسلمان کرنے کو کہا امام صاحب نے فرمایا بعد جمعہ مسلمان کروں گا حالانکہ جمعہ کی نماز میں اتنی تاخیر تھی کہ امام صاحب نے کچھ دیر بیٹھ کر بعدہٗ سنتیں پڑھیں اور نصف گھنٹہ وعظ فرمایا، پھر خطبہ پڑھا زید نے کہا کہ کافرہ کو نہلا کر لایا ہوں ابھی مسلمان کر دیجئے تو وہ جمعہ بھی پڑھ لے امام صاحب نے فرمایا اسلام لانے کے بعد غسل اس پر فرض ہے لہٰذا بعد جمعہ بہتر ہوگا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بعد اسلام تجدید غسل فرض ہے یا نہیں نیز امام صاحب اس تاخیر کرنے میں حق بجانب ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: زید اور اس مولوی پر توبہ و تجدید اسلام و تجدید نکاح لازم۔ عورت نے زید سے جس وقت کہا تھا کہ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں اسی وقت زید پر لازم تھا کہ وہ اسے مسلمان کرتا۔ تفصیل سے تلقین اسلام پر اگر وہ قادر نہ تھا تو کلمۂ طیبہ تو پڑھا سکتا تھا۔ اللہ عزوجل کی توحید اور حضور علیہ السلام کی رسالت کا اقرار تو لے سکتا تھا۔ یہ ایمان مجمل کی تلقین اس کے اسلام کو کافی تھی اتنا کرنے کے بعد پھر عالم کے پاس لے جاتا کہ وہ مفصل تلقین کرتا۔ جتنی دیر اس نے اسے غسل کرایا پھر عالم کے پاس لے گیا اتنی دیر کا اس کے ذمہ رضا بہ بقا الکفر کا الزام ہے۔ عالم کے پاس جب وہ پہونچی تھی عالم پر فرض تھا کہ فوراً اسے مسلمان کرتا۔ زید نے تو ایک وجہ سے یہ تاخیر کی تھی مگر اس عالم پر حکم میں کوئی اختلاف نہیں معلوم ہوتا۔ اور عقلاً بھی اس پر الزام بشدت ہے کہ جاہل کیلئے جہل اگرچہ شرعاً عذر نہ ہو مگر عقلاً عذر ہوسکتا ہے۔ نماز اگر قائم ہوتی جب بھی قطع صلاۃ کی اس اہم کام کیلئے شرعاً اجازت تھی۔ اس کے بعد شرح فقہ اکبر، مجمع الانہر، نور الایضاح، مراقی الفلاح وغیرہ کی عبارتیں نقل کرنے کے بعد فرمایا!! کافر غیر جنبی اگر اسلام لائے تو بعد اسلام اسے غسل مندوب ہے اس پر واجب نہیں۔ اور اگر جنبی تھا اور اسلام لایا تو بعد اسلام اس پر وجوب غسل میں اختلاف روایۃ ہے۔ ایک روایت میں واجب اور ایک میں واجب نہیں۔ اور یہاں تو وہ عورت نہلا دھلا کر لائی گئی تھی اب اس کے بعد بھی اس پر غسل فرض بتانا عجیب ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اس عالم پر کتنے ہی الزام ہیں سب سے توبہ و رجوع لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم (حوالہ فتاویٰ مصطفویہ، صفحہ ۲۲،۲۳)

تصانیف:

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ایک فقیہہ، مفتی، مدرس اور مرشد اعظم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم محقق اور مصنف بھی تھے۔ اگرچہ آپ کے دیگر مشاغل دینیہ کی وجہ سے آپ کی تصانیف زیادہ نہیں مگر جو ہیں ان سے آپ کے بے پناہ علم وفضل اور ذہانت وفطانت کا پتہ چلتا ہے۔ اختصار کے پیش نظر ذیل میں صرف آپ کی کتب و رسائل کے نام درج کئے جاتے ہیں:

۱۔القسورة علی ادوار الحمر الکفرة ۲۔القول العجیب فی جواز التثویب

۳۔النکته علی مراء کلکته ۳۔مقتل اکذب و اجهل

۵۔حجة واهره بوجوب الحجة الحاضره ۶۔مقتل کذب و کید

۷۔وقعات السنان فی حلق السهاة بطالنبان ۸۔الموت الاحمر

۹۔طرق الهدیٰ والارشاد الی احکام الامارة والجهاد

۱۰۔فتاویٰ مصطفویه ۱۱۔ادخال السنان

۱۲۔سامانِ بخشش (مجموعه نعت) ۱۳۔طرد الشیطان (عمدة البیان)

۱۴۔صلیم الدیان لتقطیع احبالة الشیطان

۱۵۔وقایة اهل السنة عن مکر دیوبند والفتنه ۱۶۔الٰهی ضرب به اهل الحرب

۱۷۔مسائل سماع ۱۸۔سیف القهار علی عبید الکفار

۱۹۔مسلک مرادآباد پر معترضانه ریمارکس

۲۰۔فضل الخلافة ۲۱۔کانگریسیون کارد

۲۲۔الرمح الدیانی علی رأس الوسواس الشیطانی

۲۳۔نهاء السنان ۲۴۔تنویر الحجة بالتواء الحجة

۲۵۔ڈاڑھی کا مسئله ۲۶۔وهابیه کی تفسیر بازی

۲۷۔القشم دالقاصم للدراسم القاسم ۲۸۔الکاوی فی العاری والغاوی

۲۹۔اشد الباس علی عابد الخناس

۳۰۔نور الفرقان بین جفد الاله واحزاب الشیطان

۳۱۔شفاء العی فی جواب سوال بمبئی ۳۲۔الطاری الداری لھفوات عبدالباری

۳۳۔الملفوظات

۳۴۔نفی العارعن معائیب المولوی عبدالغفار

۳۵۔کشف ضلال دیوبند(حواشی الاستمداد)

۳۶۔حاشیہ تفسیر احمدی ۳۷۔حاشیہ فتاویٰ عزیزی

۳۸۔حاشیہ فتاویٰ رضویہ(کتاب النکاح)

تعویذنویسی:

اس فقیر کو یہ شرف حاصل ہے کہ صفر ۱۹۶۸ء میں جب بریلی شریف حاضر ہوا تو ۱۳ روز حضرت کے درِ دولت پر قیام کی سعادت نصیب ہوئی اس دوران حضرت سے تعویذات کی تربیت بھی حاصل کی اور اکثر نمازیں مسجد رضا میں اس فقیر نے ہی پڑھائیں۔حضرت بھی شریک ہوتے یوں نماز صحیح طریقہ سے پڑھانے کی سند بھی مل گئی،اس وقت آپ بہت زیادہ تعویذ لکھا کرتے اور لوگوں کا ہجوم رہتا تھا اور ایک خلقت کو آپ نفع پہنچاتے اور اس حدیث پاک خیر الناسِ من ینفع الناس سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے کے مصداق بہت وقت لوگوں کی حاجت روائی میں صرف فرماتے۔اس حوالے سے مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ابتداء میں ہم لوگوں کو بھی اس پر تعجب ہوا اور حیرت بھی،اس شغل میں حضرت کو محنت بھی بہت کرنی پڑتی اور سارا وقت اسی میں صرف ہو جاتا،پھر خود بھی فرماتے تعویذ والوں نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔کسی کام کا نہیں رکھا......لیکن اس کے باوجود جب تک تمام حاضرین کو اپنی عادت کے مطابق تعویذ نہ دے دیتے،اٹھتے نہیں تھے......اور ہوتا یہ کہ حضرت ہیں تو تعویذ والوں کا مجمع ہے ورنہ میدان صاف،رات میں حضرت کہیں باہر تشریف لے گئے تو صبح کو سناٹا اور پھر رات میں واپس آگئے تو پھر وہی مجمع،اسکو ہم حُضّار نے بار بار دیکھا،حیرت میں رہتے کہ کس نے حاجت مندوں سے کہہ دیا کہ حضرت باہر ہیں اور رات میں آئے تو کس نے بتا دیا کہ آگئے۔اب ہم لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہ منجانب اللہ ہے اس نکتہ پر آ کر ہم لوگ بالکل خاموش ہو گئے،خود ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ:

”کچھ اللہ والے اپنی کرامتوں کو دوا اور تعویذ میں چھپاتے ہیں،اس سلسلے میں سرکار سید

حمزہ مارہروی قدس سرہ کا واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شخص دعا کیلئے حاضر ہوا، حضرت نے اسے ایک دوا کا نسخہ عنایت فرمایا، مدت کا مریض ایک خوراک میں ٹھیک ہوگیا، حضرت نے اپنی کرامت دوا میں چھپالی''

یہی حال حضرت مفتی اعظم ہند کا تھا کہ وہ اپنی کرامتوں کو تعویذ کے پردے میں چھپائے ہوئے تھے جس کی دلیل یہ ہے کہ وہی تعویذات بہت سے لوگ لکھتے ہیں مگر فائدہ نہیں ہوتا

مرجع عوام وخواص:

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ایک ولی کامل، علم اور فن، تقویٰ و پرہیزگاری اور خلوص وللہیت میں ایسی امتیازی حیثیت کے حامل تھے کہ ان کے معاصر بلکہ اکابران کی عظمت و برتری کا برملا اظہار کرتے نظر آتے ہیں اختصار کے پیش نظر چند شہادتیں پیش خدمت ہیں ۔

صدرالافاضل مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ:

تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا صاحب قبلہ ازہری دامت برکاتہم العالیہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا حضرت صدرالافاضل سے جب کوئی مسئلہ پوچھتا۔ حضرت اس مسئلہ میں آپ کا کیا خیال ہے وہ اپنی رائے بتاتے پھر کوئی کہتا حضرت مفتی اعظم تو یہ فرماتے ہیں تو کہتے بس بس جو مفتی اعظم فرماتے ہیں وہی حق وصحیح ہے۔

محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ:

آج کی دنیا میں جن کا فتویٰ سے بڑھ کر تقویٰ ہے۔ ایک شخصیت مجدد دمأۃ حاضرہ کے فرزند دلبند کا پیارا نام مصطفی رضا بے ساختہ زبان پر آتا ہے اور زبان بے شمار برکتیں لیتی ہے۔

نور چشم اعلیٰ حضرت راحت دل خستگاں مفتی اعظم بنام مصطفی شاہِ زمن

اور حضور مفتی اعظم کے ایک فتویٰ پر آپ نے یہ تحریر فرمایا: ھٰذَا قَولُ الْعالِمِ الْمُطَاع وَمَا علَیْنا اِلاَّ الِا تِّبَاع یعنی یہ عالم مطاع کا ارشاد ہے اور ہم پر اس کی پیروی لازم ہے۔

حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز مبارکپوری علیہ الرحمہ:

(۱۲/نومبر ۷۲ ۱۹ء کو جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقع پر حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی موجودگی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا) حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ سے اس عمارت

کا افتتاح اوران سے بخاری شریف کا ایک سبق پڑھ لینا بہت بڑی سعادت ہے وہ بلا شبہ ولی ہیں۔آج جوان سے سبق پڑھ رہا ہے کل اسے اس پر فخر ہوگا کہ میں نے مفتی اعظم سے ایک سبق پڑھا ہے جوان سے بیعت ہوگا اسے اس پر فخر ہوگا کہ میں مفتی اعظم سے بیعت ہوا ہوں،جوان سے مصافحہ کرے گا وہ اس پر فخر کرے گا کہ میں نے ان سے مصافحہ کیا ہے جوان کی زیارت کرے گا وہ اس پر فخر کرے گا کہ میں نے انہیں دیکھا ہے وہ علم وفن کا سمندر ہیں۔

حضرت علامہ غلام آسی علیہ الرحمہ:

(ایک موقع پر ارشاد فرمایا)،اس وقت تین اکابر ہیں۔مفتی اعظم،حافظ ملت اور مجاہد ملت،ان کے دم سے تقویٰ کا بھرم باقی ہے۔خدا ان کا سایہ دراز کرے۔ان کے بعد پھر کوئی ایسا نظر نہیں آتا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ:

اس دریائے ناپید اکنار کے تلاطم کا تو یہ حال ہے کہ بحث کے جس نکتے پر قلم اٹھتا ہے مختلف سمتوں میں اتنی دور تک پھیل جاتا ہے کہ اس کا سمیٹنا مشکل ہے۔ابن اسحاق کی حدیث پر حضور مفتی اعظم نے حدیث کے ایسے ایسے علمی ذخائر و نوادر کا انبار لگا دیا ہے کہ عقل حیران ہے کہ ہم کس کس رخ سے اس جلوے کا تماشا دیکھیں اور اس چمکتے ہوئے نگار خانے میں کس کس گوہر تاب دار کی نشاندہی کریں۔

حضور مفتی اعظم کو اب تک اپنے وقت کے ایک فقیہ اعظم اور مجتہدانہ بصیرت رکھنے والے ایک فقید المثال اور وحید العصر امیر کشور افتاء کی حیثیت سے جانتے تھے۔لیکن"وقایہ اہل السنہ"کے مطالعے کے بعد ہر انصاف پسند کو یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ وہ صرف مفتی اعظم نہیں تھے بلکہ اپنے دور میں فن حدیث کے امام اعظم تھے۔

حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ:

مفتی اعظم کا تفقہ فی الدین صرف حاصل کردہ نہیں ہے بلکہ وہ ان کا خمیر،ان کا ضمیر ان کی سرشت وفطرت اسی سانچے میں ڈھلی ڈھلائی ہے۔وہ اسی فطرت پر پیدا کیئے گئے۔علمائے معاصر کسی مسئلہ کے ثبوت میں دلائل کے انبار لگا دیتے مگر مفتی اعظم کا ایک انکار ان کے سینکڑوں دلائل پر بھاری بھرکم ہوتا۔علم فقہ اور دوسرے جملہ دینی علوم کی دولت سے بھی مالا مال ہیں اور اسی کے ساتھ ایسی فطرت پر پیدا کیئے گئے کہ قول وفعل اور رفتار وگفتار کو قریب قریب فقہ کا میزان اور ترازو قرار دے دیا گیا۔

تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی حیاتِ طیبہ کا ایک روشن اور تابناک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اظہار میں مصلحت کا شکار نہ تھے۔ ایسا ہو نہیں سکتا تھا کہ کوئی خلاف شرع بات کہی جائے یا کوئی خلاف شرع فعل آپ کے سامنے سرزد ہو اور آپ خاموش رہیں، جہاں کوئی ایسا فعل دیکھا یا ایسی بات سنی فوراً ٹوکتے اور بسا اوقات تو توبہ بھی کرواتے، اور آپ کی جلالت علمی اور تقویٰ و پرہیز گاری کی بناء پر قائم رعب و جلال کی وجہ سے کسی صاحب اقتدار و صاحب ثروت کو مجال نہیں تھی کہ آپ کے سامنے زبان کھولے، نیز بڑے بڑے نامور خطباء کو بھرے جلسوں میں ٹوک دیا کرتے اور ان کی اصلاح فرماتے عموماً ایسا ممکن نظر نہیں آتا کہ کسی خطیب کو ٹوک دیا جائے اور وہ اپنی غلطی قبول کرلے لیکن حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی شخصیت ایسی کامل اور اکمل تھی اور آپ صحیح معنی میں زمین پر رسول اللہ ﷺ کے سچے نائب اور وارث علوم انبیاء تھے کہ آپ کی تنبیہ اور اصلاح خندہ پیشانی سے قبول کرلی جاتی تھی۔

وصال:

۱۳/ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ جمعرات کی شب ہندوستان کے وقت کے مطابق ایک بج کر چالیس منٹ پر اکیانوے سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا، حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک بھی اکیانوے سال تھی اور آپ کی محبت او رنیابت میں حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے بھی اکیانوے برس عمر پائی آپ کو بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا، آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق ہے۔

☆☆☆

ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمہ اللہ

چل دیے نم آنکھوں میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر
رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر

لذتِ مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر
میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر

ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر
چل دیے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر

جامۂ مشکیں لئے عرشِ معلی چھوڑ کر
فرش پر آئے فرشتے بزمِ بالا چھوڑ کر

عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی
چل دیے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر

متقی بن کے دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتیٔ اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

خواب میں آکر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی
کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر

ایک تم دنیا میں رہ کر تارکِ دنیا رہے
رہ کے دنیا میں دکھائے کوئی دنیا چھوڑ کر

اس کا اے شاہِ زمن سارا زمانہ ہوگیا
جو تمہارا ہوگیا سارا زمانہ چھوڑ کر

رہنمائے راہِ جنت ہے ترا نقش قدم
راہِ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر

مثل گردوں سایۂ دستِ کرم ہے آج بھی
کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہو سکے تو دیکھ اخترؔ باغِ جنت میں اسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

☆☆☆